Item Code: 955 Participant Code: 217

جھوک نے نفرت کی فاصلے کو مٹا دیا......

صبح دروازے پر کسی کی آواز سنکر مریم نے باہر جاکر
دیکھا کے کون آیا ہے۔ مریم کی امّی اور بابا ہی جو باہر آیا تھا۔
مریم کو دیکھکر مریم کی امّی رونے لگی اور اسکی بابا وہاں خاموش
کھڑا تھا مریم ان دونوں کو گھر کی اندر لیکر آیا اور ناشتہ
دیا وہ دونوں ناشتے کو کھانے لگا اور ساتھ ہی ساتھ دونوں
کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگی۔ ان دونوں کو اندازا
نہیں تھا کے ایسی ایک دن آئیگا جہاں اپنی بیٹی کی
سہارے پر ایک دن جینا پڑیگا۔ مریم ان دونوں کو
ایک کمرہ دیا۔ فر بھی مریم اور اسکی امّی بابا کی بیچ

(This page will be scanned to publish the article in Schoolwiki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

ایک ایسی خاموشی تھی۔ مریم دل سے بہت خوش ہے کیونکہ

اسکے امی اور بابا اسکے پاس آئے ہے۔ وہ اپنے بیٹی کو اپنے

امّی اور بابا سے ملوادیا۔ فاطمہ نے دادا اور دادی کو سلام کیا۔

مریم کو اپنے ماضی کی یاد آنے لگی۔

بیس سال پہلے مصطفی اور سمن کو ایک بیٹی پیدا ہوا۔

سب لوگ اس دن اتنا مایوس تھا کہ جیسے کسی کا انتقال

ہوا ہے۔ کیونکہ لڑکیوں کو دنیا میں بوجھ مانا جاتا ہیں۔

زمانہ-آ-جاہلیہ میں لڑکیوں کو زندہ پیدا ہوتی ہی زندہ

دفناتے تھے۔ آج اپنے من میں دفناتے ہیں۔ ہر مذہب

میں لڑکیوں کو اہم مانتے ہیں جیسے کی اسلام

میں خدا نے فرمایا کے بیٹیاں رحمت ہیں اور گھر کی رونق

باپ کیلیے بیٹا جنت کے دروازہ ہیں سوہر کیلیے بیوی

جنت کے دروازہ ہیں اور بچوں کیلیے جنت ماں کے پیر کے نیچے

ہیں اور ہندو مذہب میں لڑکیوں کو خدا مانتے ہیں۔

ہر مذہب میں خواتین کو پاک سمجھتے ہیں پھر زمانا مانتے

کیلیے راضی نہیں ہیں۔ اسی طرح مریم کے گھروالوں نے

بیٹی کو رحمت سمجھنے کیلیے تیار ہی نہیں تھا۔ مریم کو دو سال

ہوگیا اور مریم کو ایک چھوٹا بھائی پیدا ہوگیا اور اسکا

پیدا ہوتے ہی سب لوگ اتنا خوش بن گیے جیسے کے دنیا میں

پہلی بار ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ مریم کے بھائی کا نام

63rd Kerala School Kalolsavam - Jan 04 To 08, 2025 - Thiruvananthapuram

63-ാമത് കേരള സ്കൂൾ കലോത്സവം 2025 ജനുവരി 4 മുതൽ 8 വരെ തിരുവനന്തപുരം

Item Code: 955 Participant Code: 217

تھا سلطان نام کی ترح سب لوگ اسی سلطان کی ترح

پی پالا۔ سلطان کیلیے نیی کھلونی، سکھب مہنگی کپڑی

لیکن مریم کو یہ سب نہیں دیا سلطان کو سہر کی بڑی

سکول میں پڑدیا۔ بہت سال بیت گیا اور مریم نی دس

دس وی کلاس میں پوری تعلیم تو کیا پوری جلت میں ایک

ایی ہیں لیکن اسکی گر میں کوئی حش نہیں تھا کیونکی

وہ لوکون کا ماننا یہ تھا لڑکیون کو پڑ کی کیا ملیکھا آخر

میں بورچہ ہی لڑکیون کی سحیح جگہ ہی اور وہ ھر

سسرال کی اور لڑکیان پڑیا ہیں۔ یہ بات سنکی مریم کو

لگتا تھا کی وہ یتیم ہی کیونکی کوئی اپنی

(This page will be scanned to publish the article in Schoolwiki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

اولاد کو پرایا کیسے پھر بول سکتا ہین۔ دس دن کی باد
مریم کی بابا انکی اسکو تعلیم کی جانی کیلیے منا کیا اور اسی سے
کہا یہی صحیح امر ہے لڑکیوں کی نکاح کرنی کیلیے اور
اسکی نکاح کیلیے لڑکا دل سے ہی کو ڈھونڈنی شروع کیا۔ مریم
بہت خوبصورت لڑکی تھی اسکی خوبصورتی سبکی دل چراتی تھی
اسکی نیلی انکھیں لمبی زلفیں بہت خوبصورت تھی وہ اسلیے
بہت ساری لڑکی لڑکا اسی نکاح کرنی کیلیے آگیا اور
مریم کی بابا ان لڑکوں سے ایک امیر لڑکے کو چون لیا
اور اس لڑکے سے مریم کیلیے کروڑوں رقم مہر میں
مانگ لیا۔ اسل میں کروڑوں بعض رقم میں

اسے بیچ دیا۔ وہ کروڑوں روپیہ اسکی قیمت تھی۔ کتنی شرم
کی بات ہے۔ مریم کو خود پر افسوس لگنی لگی کیونکی اسکی
نصیب اتنی بد نصیب ہے۔ لیکن مریم کو اپنی خدا پر
یقین تھا کیونکی وہ اس بات سے واقف تھا خدا جسے محبت
کرتا ہے اسے ازماتا ہے۔ مریم کی نکاح شہر کی سب سے امیر
آدمی سے ہوئی ہے۔ مریم صرف پندرہ سال کی تھی لیکن
اسکی شوہر چالیس سال کی آدمی تھا لیکن مریم بنا کسی
شکایت کیے بغیر اسے نکاح کیا کیونکی مریم کو حقیقۃ جانتا
تھا کی اسکی گھر سے کسکو کوئی ہمدردی نہیں آئیگی۔
اور مریم اپنی گھر سے حیروت کی طرح رخصت ہوکر

گیا۔ پر لڑکی کی طرح خوب ساری خواہشوں کی ساتھ

مریم بھی اپنی گھر بار سسرال میں گئی۔ لیکن وہاں

جاکر مریم کو حقیقت سے واقف ہوئی کی مریم اسکی تیسری

بیوی ہیں۔ باک بیویاں شہنواس بانی اسکی سوہر کی

ظالم مزاج کی وجہ سے خودکشی کر دیا۔ مریم کو ڈر لگنی لگا وہ

اپنی گھر والوں سے مدد مانگنی کی کوشش کیا لیکن وہ لوگ

اسے مدد کرنی کیلیے تیار نہیں تھا اور اسکی بابا اور سلطان

اسکی شادی میں ملا مہر سے بھی کاروبار شروع کرنی کی

ترقی کر رہی تھی۔ جیسی سنا ویسا ظالم نکلا

شاہنواس نی مریم کی ساتھ زیادتی کرنی لگی اسی

63rd Kerala School Kalolsavam - Jan 04 To 08, 2025 - Thiruvananthapuram

Item Code: 955 Participant Code: 217

کئی دن تک بھوکا چھوڑ دیا پانی تک دینی کیلیی

منا کیا اور پھر بن اسے مارتا تھا ایک سال باد ایک خوش خبر

اگئی مریم امید سے ہی ہیت۔ اس بات سنکر شہنواس

بہ مقتی ہوگیا کیونکر اسی ایک وارس چاہیے تھا اور وہ

مریم کی ساتھ اپنی رویّا ٹھیک کیا اور اسکی خیال رکھنا

شرو کیا لیکن مریم کو اندازہ تک نہیں تھا کی ایک

قیامت کی شروعات تھا اسی پیار محبت اور خیالت۔ نو مہینے بات

مریم کو بیٹی ہوا لڑکی ہوا ہی یہ بات سنکر شہنواس

گسی میں جلنے لگی اور اسے مارنے لگی اور اسکی زلفوں

کو کھینچکی اسی گر کو باہر نکال دیا۔ اور اسے

(This page will be scanned to publish the article in Schoolwiki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

طلاق دیا لیکن مریم بہت خوش تھا کیونکہ اس پل
مریم آزاد ہوا پرندے کی طرح تھا مریم کو جہنم سے آزادی
ملا مریم فاطمہ کو لیکر اسکے گر گیا لیکن کوئی اسے گر کی
اندر آنے تک اجازت نہیں دیا۔ مریم فاطمہ کو لیکر دور شہر
شہر میں چلا گیا اور وہاں پر بچوں کو پڑھانا شروع کیا ساتھ
ہی ساتھ وہ کھد بھی پڑھنا شروع کیا۔ ایک سال باد اسے
سرکاری نوکری ملا لیکن پچھلے ایک دو سال بچاری کتنی دن
بھوکی سویا ہے اور صرف پانی پیا ہے فاطمہ کی یہ حالت وہی
تھی بچاری کتنی دن بھوک کی وجہ سے رویا ہے۔ جس دن
مریم کو نوکری ملا ہے اسے ایسے لگا جیسے اسنے

Item Code: 955 Participant Code: 217

کسی بڑی امتحان میں کامیاب پایا ہے ۔ اسلامیں اسنی زندگی
کی امتحان کو قایم کیا ہیں اور اسنی فاطمہ کو اچھ مستقبل دیا
جو اسکی امّی اور بابا اسے دینی میں ناکام ہوۓ ہیں ۔ اسکی زندگی کی
مکمست کو اسنی قایم کیا ۔ لیکن تب اسے پتا چلا کی اسکی گروالوں
کی کاروبار نقصان میں پڑے ہیں اور سب کچھ کھو دیا ہیں ۔
امّی ... امّی ... امّی ... فاطمہ کی آواز سنکر مریم نی اپنی مازی
سی جگایا تب وہان پی اسکی امّی اور بابا آیا ہے اور اسکی سامنی
آکی خاموش بیٹھا تب مریم نی ~~اسے~~ سلطان کی خیریت پوچھا
تب وہ پھوٹ پھوٹ رونی لگی اور اسسی معافی مانگنی لگی اور کہنی
لگا کی مجھے معاف کر دو ۔ تب مریم نی کہا کی میں آپ

(This page will be scanned to publish the article in Schoolwiki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

لوگوں کو اس پل معاف کیا جب آپ میری گھر آیا اور ان لوگوں
نے بتایا کہ پچھلے ایک سال سے ہم لوگ بھوکے ہیں سرف پانی
کوئی رحم کرکے کھانا دیا تو کھا لینگے۔ بھوک ہمارے آزمائش
بن گئی ہیں، تب مریم نے کہا کہ بھوک ہی ہر سبسے بڑی آزمائش
مجھے اس بھوک کی اندازہ کیسے شہنواس کی گھر میں بھوک رہی
اور آپ لوگ مجھے مدد بھی نہیں کیا لیکن فکر اس پل میں اب
لوگوں سے خوب نفرت کیا ہم لیکن آج میرے دل ساف ہے
کیونکہ بھوک نے بھوک کی احساس ہر انسان کے دل سے جسم سے
روح سے نفرت کی فاصلے کو مٹاتا ہیں۔ پھر سے مریم نے اپنے
بھائی کی خیریت پتا چلا کے گھر بار کر سبھی لوٹکر وہ طلاک

چھوڑ کر چلا گیا ہیں۔ مریم نے ان لوگوں کو بتا کیسی مسئل
سے اپنایا۔ اور ماضی کی یادوں کو مریم نے خدا کو یقین کر کر دل
میں دفنایا۔ کیونکہ یاد۔ آ۔ ماضی سزا ہی اور اسی دفنانا
مشکل ہیں۔ بھوک ایک ایسا خدا کا امتحان جسکو برابر
کا کوئی امتحان نہیں ہوتا اور ایک بار جو بھوک کا
احساس کیا ہی وہ کبھو اپنی دل پر نفرت کو جگہ نہیں دیکھا اور
خدا جسسے عشق کرتا ہی اسے وہ آزماتا ہی اور اسی آزمائش
کو صرف وہی جیت سکتا ہیں جسکو ~~[illegible]~~ دل پر عبادت اور خود پر
یقین ہوگا اور جو کبھو ہار نہیں مانیگا۔ مریم جیسی ہزاروں
خاتون ہماری پاس ہیں جسکا مستقبل خود کی یقین

سے خوبصورت ہو۔ مریم جیسی خاطون اسی زمانے

میں ابھی بھی ہیں اور ہم سبکو اس ان خاوتینوں کو

پیش صنف-آ-آہات بول سکتا ہیں.

زندگی کی مشکل ازمائش ہیں بھوک اور ایک ترح کا اِلاج

بھی ہے جو ہر ترح کا روح کی بیماریاں جیسی نفرت، کبر، زالم

سب بیماریوں کو بھوک مٹاتا ہے